CPL 61

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

PH: 0092 4524 213029

منگل 5- ستمبر 2000ء- 6 جمادی الثانی 1421 ہجری- 5 تبوک 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 202

مومن کی معراج

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ

نماز مومن کی معراج ہے

(تفسیر کبیر رازی جلد1 ص266. سورۃ الفاتحہ. مطبع بہیہ مصریہ میدان الازہر مصر)

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے جلسہ سالانہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب :2 جولائی 2000ء

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے جلسہ سالانہ میں 16 ہزار 707- افراد کی شرکت

اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ آپ حقیقی نماز قائم کرنے والے ہوں

کوشش کریں کہ آئندہ 25 سال میں جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی تعداد دولاکھ سے بڑھ کر ایک کروڑ ہو جائے

(خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے) (قسط دوم)

حقیقی نماز کا قیام

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میں آپ کو ایک اور امر کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ امیر صاحب کو اس کی طرف توجہ نہ تھی۔ یہ دین حق کا مرکزی نکتہ ہے۔ ضروری ہے کہ نماز کو قائم کیا جائے۔ غیروں کی طرف سے ایک سوال کیا جاتا ہے ہماری بھی آپ ہی کی طرح کی نماز ہے۔ وہی ارکان نماز ہیں۔ پھر آپ کی نماز اور ہماری نماز میں کیا فرق ہے؟ میں نے عرض کیا تھا کہ یہ اللہ کا کام ہے جو دل کے حالات پر نظر رکھتا ہے۔ بہت بڑی بنیادی چیز نماز میں نفس کی اصلاح ہے۔ ان جرائم سے توبہ کرنا جو پہلے کرتے تھے۔ اگر نماز کے بعد بھی آپ کسی کا حق مارتے ہیں۔ بدسلوکی کرتے ہیں تو پھر نماز کا کیا فائدہ؟ بظاہر نماز سنت رسولؐ کے مطابق ادا کی گئی ہو مگر ایسی نماز اللہ کے ہاں مقبول نہ ہوگی۔ جماعت انڈونیشیا کو چاہئے کہ اپنی نمازیں سنوار کر ادا کریں۔ اپنا محاسبہ کریں کہ جس حالت میں آپ نماز میں داخل ہوئے تھے ویسے ہی واپس آگئے ہیں یا کچھ اصلاح کی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس مضمون کو بڑی توجہ سے بیان کیا ہے۔ مسلم کتاب البر میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا جس کے پاس مال و دولت نہ ہو۔ حضور ﷺ نے فرمایا میرے نزدیک مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن خدا کے سامنے پیش ہو تو اس کے اعمال میں نماز، روزہ، زکوٰۃ سبھی شامل ہو لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہو، اس کا مال کھایا ہو، خون بہایا ہو، یا کسی کو مارا ہو۔ تو اس کی نیکیاں اس شخص کو دے دی جائیں گی جس پر اس نے کوئی ظلم کیا ہوگا۔ اور اگر اس کی نیکیاں اس طرح سے ختم ہو جائیں تو اس کی نیکیاں لے کر دوسرے شخص کو دے دی جائیں گی۔ اور اگر اس کی نیکیاں بھی ختم ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ دوسروں کے گناہ بھی اس کی طرف منتقل کر دے گا۔ اور اس پر ایسا بوجھ بن جائے گا جو وہ ہٹا نہ سکے گا۔ ایسا شخص حقیقی مفلس ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ آپ حقیقی نماز قائم کرنے والے ہوں۔

عاجزی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا ایک اور چیز جس کی طرف میں متوجہ کرنا چاہتا ہوں وہ عاجزی کا اختیار کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے کلام میں یہی چیز ہمیں ملتی ہے۔ اگر عجز کے ساتھ نصیحت کی جائے تو ضرور اثر کرتی ہے۔ اور اگر تکبر سے نصیحت کی جائے تو کوئی اثر نہیں ہوتا۔ جماعت میں وحدت قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ اس پر عمل کریں۔ دوسروں پر برتری ظاہر کرنے سے باز رہیں۔ برتری ظاہر کرنے کا شوق۔ انانیت کا شوق خدا تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ نہیں ہے۔ اللہ کے نزدیک سب ابنائے آدم برابر ہیں۔ رنگ و نسل کا کوئی امتیاز نہیں۔ آنحضرت ﷺ ایک حدیث قدسی میں بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی کی کہ عاجزی اختیار کرو کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے۔ فخر و مباہات کا اظہار نہ کرے۔ حضرت ابوذر غفاریؓ سے ایک حدیث قدسی مروی ہے کہ میں نے ظلم کرنا اپنے اوپر اور اپنے بندوں پر حرام قرار دیا ہے۔ اگر خدا کے بندے بننا چاہتے ہو تو ہر قسم کے ظلم سے باز آجاؤ۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اگر جماعت انڈونیشیا امت واحدہ بننا چاہتی ہے تو اس پر عمل کرے۔ بخاری میں حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی مومن نہیں بن سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اسی تعلق میں ایک اور حدیث ہے مسلم کتاب البر میں حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دوسروں سے حسد نہ کرو۔ نہ تم میں سے کوئی دوسرے کے سودے پر سودا کرے۔ اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن جاؤ۔ اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تقویٰ یہاں ہے آپ نے تین بار اپنے دل پر ہاتھ رکھا اور فرمایا تقویٰ یہاں ہے۔ تقویٰ یہاں ہے۔ تقویٰ یہاں ہے۔ کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر نہ کرے۔

جلسہ سالانہ کے شرکاء

جماعت انڈونیشیا کی رپورٹ کے مطابق اس سال جلسہ میں 16 ہزار 199- افراد شامل ہوئے۔ ان میں مرد کم اور عورتیں اور بچے زیادہ ہیں۔ گزشتہ سال کے جلسہ میں 7 ہزار

مسلسل صفحہ 2 پر

پروگرام جلسہ جرمنی

(پاکستانی وقت کے مطابق)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ جرمنی کے موقع پر مختلف پروگرام دوبارہ درج ذیل شیڈول کے مطابق نشر کئے جا رہے ہیں۔ احباب کثرت سے استفادہ فرمائیں۔

8/ ستمبر

6-30 p.m. مجلس عرفان مورخہ 25/ اگست

9/ ستمبر

5-00 p.m. مجلس عرفان دوبارہ نشر

10/ ستمبر

6-00 a.m. مجلس عرفان دوبارہ نشر

5-00 p.m. اختتامی خطاب بر موقع جلسہ سالانہ جرمنی 27/ اگست

11/ ستمبر

6-00 a.m. اختتامی خطاب دوبارہ نشر

5-00 p.m. مجلس عرفان جرمن دوستوں کے ساتھ 26/ اگست

12/ ستمبر

6-10 a.m. مجلس عرفان دوبارہ نشر

سکن سپیشلسٹ کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب سکن سپیشلسٹ (ماہر امراض جلد) مورخہ 7 ستمبر بروز جمعرات فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔

ضرورت مند مریض ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنوا کر وقت حاصل کر لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اپنا جائزہ لیجئے کہ آج آپ اور آپ کے اہلِ خانہ نے ایم ٹی اے سے نشر ہونے والے کون کون سے پروگرام دیکھے؟

افراد شامل ہوئے۔ اس سال بہت سے افراد سنگاپور، تھائی لینڈ، آسٹریلیا، فجی وغیرہ ممالک سے بھی آکر شامل ہوئے ہیں۔ ان سب کو ملا کر جلسہ میں شامل ہونے والوں کی کل تعداد 16 ہزار 707 بن جاتی ہے۔ اس سے پہلے بتایا گیا تھا کہ 20 ہزار افراد شامل ہوئے ہیں۔

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی تعداد

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا مجھے بتایا گیا ہے کہ جماعت انڈونیشیا کی تعداد دس لاکھ ہے۔ لیکن یہ بات قابل قبول نہیں معلوم ہوتی۔ مبالغہ آمیز رپورٹوں سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ نقصان ہو جاتا ہے۔ آئندہ آپ گنتی میں احتیاط کیا کریں۔ اس وقت آپ لوگوں کی تعداد ایک لاکھ تو ضرور ہے۔ اور یہ بھی بعید نہیں کہ یہ تعداد دو لاکھ ہو۔ مگر دس لاکھ نہیں۔ آئندہ رپورٹوں میں احتیاط سے کام لیا کریں۔ آئندہ آپ لوگ اس طرف کوشش کریں کہ اگلے 25 سال میں جماعت انڈونیشیا کی تعداد 10 ملین (ایک کروڑ) ہو جائے۔

انڈونیشیا کے کوائف

انڈونیشیا میں احمدی جماعتوں کی کل تعداد 242 ہے۔ بیوت الذکر کی تعداد 289 ہے۔ پرائمری مدارس 26 ہیں جن میں سے تین کنڈر گارٹن ہیں۔ باقاعدہ سکول 5 ہیں۔ مرکزی مربیان کی تعداد 25 ہے۔ معلمین 93 ہیں۔ مشن اور مشنری ہاؤس 110 ہیں۔

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کو مالی قربانی کی بہت توفیق ملی ہے۔ اب تک جماعت نے 10 ملین انڈونیشین کی قربانی کی توفیق پائی ہے۔

ہومیوپیتھک ڈسپنسریوں کی تعداد 291 ہے اس کا غریبوں کی خدمت سے بھی بہت تعلق ہے

آخر میں حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کا ایک ارشاد بیان فرمایا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہر شخص کو ہر روز اپنا مطالعہ کرنا چاہئے کہ وہ کہاں تک دینی امور بجالاتا ہے۔ ہمسایوں سے ہمدردی کرنا بڑا بھاری مطالبہ ہے۔ قیامت کے دن اللہ کہے گا میں بھوکا تھا، پیاسا تھا، بیمار تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا، پانی نہ پلایا، عیادت نہ کی۔ بندہ کہے گا اے میرے رب تو کب بھوکا، پیاسا تھا۔ تو کب بیمار تھا تو تو شفا عطا کرنے والا ہے۔ اللہ فرمائے گا میرا ایک بندہ جو ان باتوں کا محتاج تھا وہ بھوکا تھا، پیاسا تھا، اس کے پاس کپڑے بھی نہ تھے وہ تمہارے پاس آیا مگر تم نے اس کی مدد نہ کی۔ اسی طرح اللہ ایک بندے پر خوش ہو کر اسے شاباش دے گا کہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا دیا، میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا، بندہ کہے گا کہ میں نے کب ایسا کیا؟ اللہ کہے گا کہ تم نے میرے فلاں فلاں بندے کے ساتھ یہ نیک سلوک کیا تھا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا خدا کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی بہت بڑی بات ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا نیکی ہوگی کہ ایک شخص دوسرے کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اگر کسی کا خادم اس کے دوست کے پاس آ جاوے تو وہ اس کی بھی ہمدردی کرتا ہے۔ اگر وہ خبر بھی نہ لے تو پھر کیا ہو؟ اس نوکر سے حسن سلوک مالک سے حسن سلوک ہے خدا کو بھی اس بات کی طلب ہے کہ اس کی مخلوق سے ہمدردی کی جائے اس کو اپنی مخلوق بہت پیاری ہے۔

حضرت مسیح موعود نے ایک حکایت بیان فرمائی کہ ایک شخص کو اللہ نے جنت کی سیر کرائی۔ اس نے وہاں پر بڑی بڑی نعمتیں دیکھیں تو پوچھا کہ یہ کیا ہے۔ اللہ نے فرمایا یہ میری عطا ان چیزوں کے بدلے میں ہے جو دنیا میں تم نے میری طرف اچھی اچھی چیزیں بھیجیں۔ پھر اسے ایک جنگل کا نظارہ دکھایا گیا جو خطرناک اور گندی چیزوں سے پر تھا۔ اس نے سوال کیا خدایا یہ کیا ہے۔ اللہ نے فرمایا یہ وہ گندی چیزیں ہیں جو تم نے دنیا میں مجھے پیش کیں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا بہترین چیز خدا کے حضور پیش کرو۔ جو سب سے اچھا ہے وہ خدا کو دو۔

آخر میں حضور نے فرمایا دعا ترجمہ کے بعد ہوگی۔ اس دوران میں کچھ عرصہ کے لئے اجازت چاہوں گا۔ واپس آکر دعا ہوگی اور نماز ظہر و عصر ادا کریں گے۔ ترجمہ کے بعد حضور نے دعا کرائی۔

زبان کی حفاظت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

معلوم کرنا چاہئے کہ تقویٰ کے بہت سے شعبے ہیں جو عنکبوت کے تاروں کی طرح پھیلے ہوئے ہیں تقویٰ تمام جوارح انسانی اور عقائد زبان اخلاق وغیرہ سے متعلق ہے۔ نازک ترین معاملہ زبان سے ہے۔ بسا اوقات تقویٰ کو دور کر کے ایک بات کہتا ہے اور دل میں خوش ہو جاتا ہے کہ میں نے یوں کہا اور ایسا کہا حالانکہ وہ بات بری ہوتی ہے۔ مجھے اس پر ایک نقل یاد آئی ہے کہ ایک بزرگ کی کسی دنیادار نے دعوت کی۔ جب وہ بزرگ کھانا کھانے کے لئے تشریف لے گئے تو اس متکبر دنیادار نے اپنے نوکر کو کہا کہ فلاں تھال لانا جو ہم پہلے حج میں لائے تھے۔ اور پھر کہا کہ دوسرا تھال بھی لانا جو دوسرے حج میں لائے تھے۔ اور پھر کہا کہ تیسرے حج والا بھی لیتے آنا۔ اس بزرگ نے فرمایا کہ تو تو بہت ہی قابل رحم ہے۔ ان تین فقروں میں تو نے اپنے تین ہی حجوں کا ستیاناس کر دیا۔ تیرا مطلب اس سے صرف یہ تھا کہ تو اس امر کا اظہار کرے کہ تو نے تین حج کئے ہیں۔ اس لئے خدا نے تعلیم دی ہے کہ زبان کو سنبھال کر رکھا جائے اور بے معنی، بیہودہ، بے موقع غیر ضروری باتوں سے احتراز کیا جائے۔

(ملفوظات جلد 1 ص 280)

اس ماہ آپ نے خدمت دین کے لئے کتنا وقت دیا؟

غزل

اپنی وفا کے قصر بھی مسمار کر چلے
کس عاجزی کے ساتھ تجھے پیار کر چلے

محو اپنی زیست کے سبھی آثار کر چلے
سوزِ دُروں کو اور نمودار کر چلے

اہلِ خرد سے ہو نہ سکا جو تمام عُمر
وہ کام آج تیرے قدح خوار کر چلے

ہیں رازدارِ لذتِ کرب و الم ہمیں
ہم ہیں جو دل کو نذرِ غمِ یار کر چلے

کِشتِ وفا کا جشنِ بہاراں تو دیکھئے
ہم اہتمامِ دیدۂ خُونبار کر چلے

دل کو ملی ہے دولت تسکیں کہ اب اُسے
ہم بے نیازِ اندک و بسیار کر چلے

ہیں پیرہن دریدہ مگر اہلِ میکدہ
خود کو حریفِ جُبہ و دستار کر چلے

اِس احتیاطِ خاص کے قُربان جایئے
اقرار کر چلے ہو کہ انکار کر چلے

ہونا یہاں نہ ہونا ہے، ہونا تھا کچھ جنہیں
وہ جان و دل کو خاکِ رہِ یار کر چلے

وہ آئے اور ایک نگاہِ کرم کے ساتھ
سوئے ہوئے نصیب کو بیدار کر چلے

آئے اور اس طرح رگ و پے میں سما گئے
دِل بے نیازِ حسرتِ دیدار کر چلے

ہر چند تیری بزم کا توڑا نہیں سکوت
ہم دل کی بات کا مگر اظہار کر چلے

حُسنِ خرام ناز کے انداز دیکھنا
میرے جہاں کو مصر کا بازار کر چلے

سن غیر ہی سے مہر و وفا کی کہانیاں
اپنے گواہ ہم در و دیوار کر چلے

سنتے ہیں رہزنوں کو کبھی جن پہ ناز تھا
وہ کام آج قافلہ سالار کر چلے

اہلِ ہوس بھی دیکھ کر حیران کیوں نہ ہوں
کیا کاروبار سُبحہ و زنار کر چلے

اب اہتمام جشنِ بہاراں کرے کوئی
صحن چمن کو ہم گُل و گلزار کر چلے

ڈاکٹر محمود الحسن

اے مکہ تو مجھے بہت پیارا ہے اگر میری قوم مجھے نہ نکالتی تو میں ہرگز یہاں سے نہ نکلتا

جذبہ حب الوطنی - سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں

اے اللہ ہمارے دلوں میں مدینہ کی ایسی محبت ڈال دے جیسے مکہ ہمیں محبوب ہے

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ

وطن سے محبت نہ صرف انسان کا ایک طبعی خاصہ ہے بلکہ قومی اور دینی فریضہ بھی ہے۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے "حب الوطن من الایمان" یعنی وطن کی محبت جزو ایمان ہے۔

(المقاصد الحسنة از علامہ عبدالرحمان سخاوی دارالکتب العربیہ بیروت ص298)

دینی فریضہ ہونے کے اعتبار سے وطن کی محبت انسان پر کچھ ذمہ داریاں بھی عائد کرتی ہے جن کا پورا کرنا ہر مومن کا فرض اولین ہے۔

حب الوطنی کا سچا تصور

آج کی دنیا میں تو حب الوطنی کا ایک یہ تصور بھی پایا جاتا ہے کہ حب الوطنی کے نام پر جائز و ناجائز حربوں کے استعمال سے بھی دریغ نہ کیا جائے۔ اسی مقدس نام پر دوسروں کے حقوق پامال کرلئے جائیں۔ اور اپنے وطن کی محبت کے مقابل پر دوسروں اور ان کے وطنوں سے نفرت کی جائے۔ اگر کہیں یہ تصور ہے تو یہ آج کے دور کی پیداوار تو ہو سکتی ہے۔ دین محمد ﷺ کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

قرآنی تعلیم کا صحیح اور سچا نمونہ ہمارے لئے حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ ہیں۔ آپ کی سیرت پر نظر ڈالئے تو حب الوطنی کے مفہوم میں وسعت نظر آنے لگتی ہے اور اس کا نہایت اعلیٰ تصور سامنے آتا ہے۔ ہاں وہی پاکیزہ تصور جس کی بنیاد اس اصول پر ہے کہ ہمارے آقا سید و مولا رحمتہ للعالمین بنا کر بھیجے گئے۔ آپ آفاقی نبی ہیں اور ساری زمین آپ کا وطن ہے۔ آپ کی ہی یہ خصوصیت ہے کہ تمام روئے زمین آپ کے لئے پاک اور سجدہ گاہ بننے کے لائق قرار دی گئی ہے۔ اس لئے آپ روئے زمین کے ہر خطہ اور اس کے انسانوں سے بلا امتیاز رنگ و نسل محبت کرنے والے تھے۔ (آپ نے ہی یہ سبق دیا کہ سب انسان برابر ہیں اور رنگ و نسل یا عصبیت کی بناء پر کسی کو کوئی فضیلت حاصل نہیں)

مگر وہ خطہ عرب جہاں آپ پیدا ہوئے اور وہ شہر جس کے گلی کوچوں میں آپ کا بچپن گزرا اور وہ گھر اور وہ مکان جہاں آپ کے شب و روز بسر ہوئے بلاشبہ آپ کی طبعی محبت کے زیادہ حقدار تھے اور ایسا ہی ہوا۔

دفاع وطن

رسول کریم ﷺ کی زندگی میں حب الوطنی کا وصف بھی محبت فی محلہ کی شرط کے ساتھ نہایت متوازن اور معتدل طور پر ہی پایا جاتا ہے۔ آپ ہمیشہ اور ہر آن ہمیں حب الوطنی کے جملہ تقاضے پورے کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ جب کبھی وطن یا اہل وطن پر کوئی مصیبت آئی تو آپ نے آگے بڑھ کر اہل وطن کا ساتھ دیا۔ آپ کی عمر ابھی بیس سال تھی کہ آپ کی قوم اور قبیلہ قیس عیلان کے درمیان جنگ چھڑ گئی جس میں بنوکنانہ اور قریش ایک طرف تھے اور قیس عیلان اور ہوازن دوسری طرف۔ وطن پر اس مصیبت اور نازک صورت حال میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہمیں ایک عام سپاہی کی طرح فوج میں شامل ہو کر اپنے چچاؤں کو تیر پکڑاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

(سیرۃ ابن ہشام جلد1 ص198 مطبوعہ مصر)

اہل وطن سے ہمدردی

اہل وطن کے ساتھ محبت کا یہ عالم ہے کہ ظالم کو ظلم سے روکنے کے لئے حلف الفضول کا معاہدہ ہوتا ہے۔ تو آپ اس میں بھی شریک ہوتے ہیں بعد میں بھی آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں عبداللہ بن جدعان کے گھر میں اس معاہدہ میں شریک ہوا تھا۔ اور اس بات کی مجھے اتنی خوشی ہے کہ اگر سرخ اونٹ بھی مجھے مل جائیں تو اتنی خوشی نہ ہو اور اگر اسلام میں بھی مجھے اس معاہدہ کی طرف بلایا جائے تو اس پر عمل کروں گا۔

(سیرۃ ابن ہشام جلد1 ص142 مطبوعہ مصر)

وطن اور اہل وطن کی جو محبت رسول اللہ ﷺ کے دل میں جاگزیں تھی۔ زمانہ نبوت سے قبل اس کے اظہار کا ایک اور منظر اس وقت نظر آتا ہے جب عربوں پر ظلم کرنے والے ایرانیوں کے ساتھ رومیوں کی جنگ ہوئی تو عربوں نے رومیوں کی خوب مدد کی یہاں تک کہ رومی بالآخر فتحیاب ہوئے گویا عربوں کو ایرانیوں کے ظلم سے نجات ہوئی اس روز اہل وطن کے چین اور سکھ کا خیال کر کے خوش ہو کر ہمارے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا تھا "کہ آج وہ دن ہے کہ جس میں عربوں نے اپنا حق آزادی حاصل کرلیا ہے۔"

وطن اور اہل وطن سے محبت کا یہ بے اختیار انداز ہے جو آپ سے ظاہر ہوا۔ یہ آپ کا جذبہ حب الوطنی تھا جو آپ کو کشاں کشاں حرا کے غار میں لے جاتا تھا۔ اور قوم کے درد میں گھائل ہو کر آپ اہل وطن کے لئے دعائیں کرتے تھے۔ قرآنی بیان کے مطابق ایسی کیفیت تھی کہ "لعلك باخع" کہ آپ تو اپنی قوم کے خدا پر ایمان نہ لانے کے غم میں اپنی جان ہلاک کرلیں گے۔

خون کے آنسو

آزادی کے موجودہ دور میں آپ ذرا اس مظلوم انسان کا تصور کریں جسے اس کے شہر کے باسی اپنے شہر میں ہی رہنے نہ دیں بلکہ اس کے جان لیوا دشمن بن کر شہر سے نکلنے پر مجبور کریں تو شاید ایسے شخص کو دنیا کا مظلوم ترین انسان کہا جائے۔ مگر ہمارے تو پیارے رسول نے خدا کی راہ میں یہ ظلم بھی برداشت کیا پہلی وحی کے بعد

جب نبی کریم ﷺ کو حضرت خدیجہؓ اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے کر آئیں تو انہوں نے ساری کیفیت سن کر کہا تھا یہ تو وہی فرشتہ ہے جو حضرت موسیٰ پر اترا تھا کاش میں اس وقت جوان ہوتا جب تیری قوم تجھے اس شہر سے نکال دے گی۔

اس وقت رسول کریم ﷺ کے دل کی کیا حالت ہوگی۔ جب آپ کو اپنے دیس اور اپنے پیارے وطن سے نکالے جانے کا خیال آیا اس کیفیت کا کچھ اندازہ آپ کے اس تعجب آمیز جواب سے ملتا ہے جو آپ نے فرمایا کہ "او مخرجی ھم" کیا میری قوم مجھے اپنے وطن سے نکال باہر کرے گی یعنی میرے جیسے بے ضرر بلکہ نفع رساں وجود کو جوان کے لئے ہر وقت فکر مند اور دعاگو ہے یہ کیسے ممکن ہے۔

مگر ورقہ نے بھی ٹھیک ہی کہا تھا کہ پہلے جس کسی نے بھی یہ دعویٰ کیا اس کے ساتھ یہی ہوتا آیا ہے۔ آپ کے ساتھ بھی یہی ہوگا۔

(بخاری بدءالوحی)

اور یہی ہوا کہ وہ شاہ دو عالم جن کی خاطر یہ کائنات پیدا ہوئی ان کو وطن سے بے وطن کیا گیا۔

ذرا سوچیں... وہ دن شاہ دو جہاںؐ پر کتنا بھاری ہوگا جب آپ اپنے آبائی وطن مکہ کے ان گلی کوچوں سے نکلنے پر مجبور ہوئے۔ چنانچہ جس روز آپؐ مکہ سے نکلے ہیں تو اس روز آپ کا دل اپنے وطن مکہ کی محبت میں خون کے آنسو رو رہا تھا۔ جب آپ شہر سے باہر آئے تو اس مقام پر جہاں مکہ آپؐ کی نظروں سے اوجھل ہو رہا تھا ایک پتھر پر آپؐ کھڑے ہوگئے اور مکہ کی طرف منہ کر کے اسے مخاطب ہو کر فرمایا۔ "اے مکہ تو میرا پیارا شہر اور پیارا وطن تھا اگر میری قوم مجھے نہ نکالتی تو میں ہرگز نہ نکلتا۔" پھر مکہ کو یوں الوداع کہتے ہوئے آپؐ سفر ہجرت پر روانہ ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ کی بھی اپنے محبوب نبی کے دلی جذبات پر نظر تھی اس لئے اسے پہلے ہی ترک وطن کی قربانی کے لئے تیار کر رکھا تھا اور یہ دعا سکھائی تھی جس میں مکہ سے نکلنے کا ذکر بعد میں کیا، اور داخلے کا ذکر پہلے کر کے تسلی دے دی تا دل کا بوجھ ہلکا ہو۔

"رب ادخلنی (۔) (بنی اسرائیل 81)

یعنی کہہ کہ اے میرے رب مجھے نیک طور پر دوبارہ مکہ میں داخل کر اور ذکر نیک چھوڑنے والے طریق پر مکہ سے نکال اور اپنے پاس سے میرا کوئی مددگار اور گواہ مقرر کر۔ علماء نے لکھا ہے کہ یہ نبی کریم ﷺ کا حب وطن کا جذبہ تھا جس کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے آپ کی دلی تسلی کے لئے یہ آیت اتاری۔ کہ وہ خدا جس نے آپ پر قرآن فرض کیا ہے وہ آپ کو آپ کے وطن میں لوٹا کر واپس لائے گا

(المقاصد الحسنہ سخاوی ص298 مطبوعہ بیروت)

اسی طرح سورہ بلد میں بھی اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کے شہر کی قسم کھا کر آپ کو دلاسا اور تسلی دلاتے ہوئے پیشگوئی فرماتا ہے کہ آپؐ ایک روز اس شہر مکہ میں ضرور بر ضرور داخل ہوں گے۔

(البلد 2)

ہجرت مدینہ کے بعد بھی اپنے اہل وطن کی یاد اور محبت آپ کے دل میں باقی رہی آپ مسلسل ان کے لئے دعائیں کرتے تھے۔

اہل وطن کے لئے دعا

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ ساری رات آنحضرت ﷺ نماز میں کھڑے ہو کر یہ دعا اور آیت پڑھتے رہے۔ "کہ اے اللہ! اگر تو ان کفار کو عذاب دے تو آخر یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخش دے تو تو غالب اور حکمت والا ہے۔" گویا حکیمانہ تدبیروں سے کفار اور اہل وطن پر غلبہ کے خواہشمند تھے بربادی اور ہلاکت کی راہ سے نہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! ان کفار کے خلاف میری اس طرح مدد کر جس طرح یوسف علیہ السلام کی ان کے بھائیوں کے خلاف قحط سے مدد کی تھی۔ (جب وہ مطیع ہو کر دربار یوسف میں حاضر ہو گئے تھے) حدیث میں آتا ہے کہ یہ دعا مقبول ہوئی اور مکہ میں اتنا سخت قحط پڑا کہ لوگ مردہ جانوروں کی ہڈیاں تک کھانے لگے۔ اور بھوک کی وجہ سے لوگوں کی آنکھوں کے سامنے دھواں ہی دھواں چھا جاتا تھا۔ کفار مکہ اس قحط سالی سے خوف زدہ ہوتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ محمدؐ کا تعلق جتنا خدا کے ساتھ ہے اتنا مخلوق کے ساتھ بھی ہے وہ محب وطن بھی بہت ہے۔ چنانچہ ابوسفیان نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ اور آپ سے اہل وطن کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہے۔ اے محمدؐ! آپ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے آپ ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ بارشیں ہوں اور قحط سالی دور ہو۔ رسول کریم ﷺ پہلے تو ابوسفیان کو احساس دلانے کے لئے فرماتے ہیں۔ تم بڑے دلیر ہو کہ میرے انکار کے نتیجہ میں ہی تو یہ عذاب آیا ہے اور بغیر اس کے کہ تم خدا کو مانو عذاب ٹلوانے کی درخواست کرتے ہو۔ مگر پھر آپ کے دل میں اہل وطن کی محبت کا کچھ ایسا خیال آیا کہ آپ نے قحط سالی کے دور ہونے اور بارش کے لئے دعا کی اور یہ دعا مقبول ہوئی۔ بارشیں ہوئیں اور قحط دور ہو گیا۔ مگر پھر اہل مکہ پر جب خوشحالی کا دور آیا تو شرک' بت پرستی اور مخالفت میں مصروف ہو گئے۔ یہ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ دخان

اس قحط کے دوران حضور نے پانچ سو دینار بھی اہل مکہ کی امداد کے لئے بھجوائے۔

یاد وطن

رسول اللہ کو اپنے وطن مکہ سے جو گہری محبت تھی اس کا اندازہ اس واقعہ سے بھی خوب ہوتا ہے کہ جب غفار قبیلہ کا ایک شخص ہجرت کے بعد کے زمانہ میں مکہ سے مدینہ آیا (یہ احکام نزول پردہ سے پہلے کا واقعہ ہے) تو حضرت عائشہؓ نے اس سے پوچھا کہ مکہ کا کیا حال تھا تو اس نے کمال فصاحت و بلاغت سے یہ جواب دیا۔

یعنی سرزمین مکہ کے دامن سرسبز و شاداب تھے اور اس کے چٹیل میدان میں سفید۔ اذخر گھاس خوب جوبن پر تھی اور کیکر کے درخت اپنی بہار دکھا رہے تھے۔ نبی کریمؐ نے یہ سنا تو آپ کو مکہ کی یاد ستائی اور وطن کی محبت نے جوش مارا۔ آپؐ نے فرمایا:۔ بس کرو اور مکہ کے مزید احوال بتا کر ہمیں غمگین نہ کرو۔ دوسری روایت میں ذکر ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا تو نے دلوں کو ٹھنڈا کر دیا ہے۔

(المقاصد الحسنہ از سخاوی ص298 بیروت)

امن کا سفر

حدیبیہ کے موقعہ پر بھی جو آنحضرت ﷺ نے سخت شرائط کے مقابل پر صلح کی راہ اختیار کی تو اس کی ایک وجہ یہی تھی کہ جنگ وجدل کے نتیجہ میں اہل وطن کا جانی نقصان نہ ہو۔

فتح حدیبیہ سے اگلے سال جب معاہدہ کے مطابق آپؐ عمرۃ القضاء کے لئے تشریف لائے تو مکہ میں صرف تین دن ٹھہرنے کی اجازت تھی اس موقع پر حضرت میمونہؓ کی شادی آپ کے ساتھ ہوئی اور آپ کی خواہش تھی کہ اہل وطن کے پاس آپ کی دعوت ولیمہ ہو جائے۔ جس کے لئے آپ نے مکہ والوں کو پیغام بھی بھیجا کہ ایک دو روز اور مکہ میں رہ لینے دو اور دعوت میں تم لوگ بھی شریک ہو جاؤ مگر اہل مکہ نے اجازت نہ دی اس کے باوجود اہل وطن کی محبت آپؐ کے دل سے نہ گئی۔ اور فتح مکہ کے موقعہ پر آپ کی ساری حکمت عملی اس کوشش کے لئے تھی کہ مکہ والوں کا جانی نقصان نہ ہو۔ اور آپ نہایت تیز رفتاری سے دس ہزار کا لشکر لے کر مکہ پہنچے اور آپ کی یہ دلی آرزو پوری ہوئی جس روز شہر مکہ فتح ہوا جس کے لوگ آپ کو سخت اذیتوں کا نشانہ بنا چکے تھے تو آپ کی طرف سے شہر کو امان اور معافی کا اعلان ہی سننے میں آیا مکہ والوں نے ایک دستہ سے خود زیادتی سے حملہ کر کے اپنے دو آدمی مروا لئے۔

وطن اول اور وطن ثانی

نبی کریم ﷺ کی اپنے وطن سے محبت کا اظہار فتح مکہ پر ہوا جب آپ کے قیام کا سوال ہوا کہ آپ کہاں ٹھہریں گے۔؟ کیا اپنے پرانے گھروں میں؟ فرمایا: ہمارے جدی رشتہ داروں عقیل وغیرہ نے وہ گھر کہاں چھوڑے بیچ بٹا دیئے۔ گویا فتح پا کر بھی اپنے ہی گھروں پر قبضہ نہ کر کے اہل وطن کی آن رکھ لی۔ فتح مکہ کے موقعہ پر نبی کریمؐ کے دل میں حب وطن کا جوش تلاطم ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں:۔

کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ میں حزورہ مقام پر کھڑے ہوئے (مکہ کے بازار میں باب الحناطین کے پاس یہ ایک جگہ ہے) اپنے پیارے وطن مکہ کو مخاطب کر کے فرمانے لگے۔ اے مکہ خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ تو اللہ کی سب سے بہتر اور پیاری زمین ہے اگر تیرے اہل مجھے یہاں سے نہ نکالتے تو میں ہرگز نہ نکلتا (مسند احمد بن حنبل جلد 4 ص305 بیروت) معلوم ہوتا ہے یہ بات انصار مدینہ تک بھی پہنچی۔ انہوں نے آپس میں سرگوشیاں کیں کہ رسول اللہ پر وطن کی محبت غالب آگئی ہے۔ فتح کے بعد شاید رسول اللہ ﷺ اپنے وطن میں ہی ٹھہر جائیں۔ نبی کریم ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی آپ نے انصار کو کوہ صفا پر اکٹھا کر کے فرمایا۔ کیا تم نے ایسی بات کہی ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کے جذبہ کے تحت ایسا کہا ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ اور اس کا رسول تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں۔ (مسلم کتاب المغازی باب فتح مکہ) پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اب میرا جینا مرنا تمہارے ساتھ ہو چکا ہے۔ (سیرۃ ابن ہشام جلد 2 ص95 بیروت) یعنی مکہ کا وطن اپنی جگہ مگر مدینہ بھی تو اب وطن ثانی بن چکا ہے۔ اس لئے اب اس سے بھی وفا لازم ہے۔ آخری بار نبی کریم ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر مکہ تشریف لے گئے۔ اس مرتبہ پھر وطن کی یادیں عود کر آئیں۔ عبدالرحمان بن حارث کہتے ہیں "میں نے آپ کو اپنی سواری پر یہ کہتے سنا کہ اے مکہ خدا کی قسم تو بہترین وطن اور اللہ کی پیاری زمین ہے۔ اگر میں تجھ سے نہ نکالا جاتا تو ہرگز نہ نکلتا" عبدالرحمانؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا اے کاش! اب ہم ایسا کر سکیں اور آپ مکہ لوٹ آئیں یہ آپ کی پیدائش کا مقام اور پروان چڑھنے کی جگہ ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ میں نے اپنے رب سے دعا کی تھی کہ اے اللہ تو نے مجھے اپنی پیاری سرزمین سے نکالا ہے تو اپنی کسی اور محبوب سرزمین میں ٹھکانہ عطا کر اب خدا نے مجھے مدینہ میں وہ ٹھکانہ دے دیا ہے۔

(مستدرک حاکم جلد 3 ص278۔ بیروت)

مدینہ کی حرمت

آنحضرت ﷺ کی زندگی کا دوسرا دور مدینہ سے تعلق رکھتا ہے۔ جسے آپؐ کے وطن ثانی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ مدینہ اور وہاں کے لوگوں کو آنحضرت ﷺ کا وطن ثانی بننے کے بعد اس سے بڑھ کر ملا جو ان کا حق تھا۔ آپ کے مدینہ تشریف لانے سے قبل اسے یثرب نام سے یاد کیا جاتا تھا اور اس لفظ میں سرزنش کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی تشریف آوری کے بعد یہ شہر مدینۃ الرسول کہلایا اور جیسے پیار سے بچوں کے نام رکھتے ہیں رسول اللہ بڑے پیار سے فرمایا کرتے تھے کہ لوگ تو اسے یثرب کہتے ہیں مگر یہ تو مدینہ ہے جو اس طرح لوگوں کو صاف کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کی میل کو صاف کر دیتی ہے۔ آپ نے شہر مدینہ کی حرمت قائم کی اور فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں مدینہ کو حرم قرار دیتا ہوں یعنی اس میں جنگ و جدل اور خون خرابہ جائز نہیں۔

مدینہ کے لئے دعائیں

مدینہ میں جب آپ تشریف لائے تو یہاں کی آب و ہوا صحابہ کو موافق نہ آئی اور ان کو بخار آنے لگے تب آنحضرت ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے۔

"اے اللہ... ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت ایسی ڈال دے جیسے مکہ ہمیں محبوب ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر مدینہ کو محبوب کر دے۔ اے اللہ! مدینہ اور اس کے اہل کے رزق میں فراوانی عطا کر اور اس کی آب و ہوا کو ہمارے لئے صحیح کر دے اور اس کے بخار کو کہیں دور لے جا۔" (بخاری کتاب الدعوات) اور پھر تو اس وطن ثانی سے رسول اللہ اور آپ کے صحابہ کو ایسی محبت ہوئی کہ مدینہ سے جدائی طبیعت پر گراں ہوتی تھی۔ عمر کے آخری سالوں میں آپ تبوک کی مہم کے سلسلہ میں ایک ماہ کے قریب مدینہ سے باہر رہے تھے اور جب واپس تشریف لا رہے تھے اور مدینہ کے اردگرد کے ٹیلوں کے قریب پہنچے تو مدینہ پر پہلی نظریں پڑیں تو بے اختیار عجب پیار کے عالم میں فرمانے لگے۔ "ھذہ طابۃ لو ہمارا پاک شہر مدینہ آگیا۔ مدینہ آ گیا۔ آپ مدینہ کو طابہ بھی کہتے تھے جس کے معنی پاک اور پاک کرنے والے کے ہیں۔ ایک دفعہ جب آپ غزوۃ خیبر میں فتح حاصل کرنے کے بعد مدینہ تشریف لا رہے تھے تو مدینہ کے قریب پہنچ کر فرط مسرت میں سواری کو ایڑی لگائی اور تیز کر لیا اور جب دور سے پہاڑ احد پر نظر پڑی تو بے اختیار وادی مدینہ کی محبت میں سرشار ہو کر کہہ اٹھے کہ ھذا جبل یحبنا و نحبہ۔ (بخاری کتاب المغازی) یعنی وادی احد مدینہ کو ہم سے محبت ہے اور یہ ہمیں پیاری ہے۔ پھر فرمایا۔ اے اللہ! ابراہیمؑ نے مکہ کو حرم بنایا تھا میں اس وادی احد مدینہ کو حرم قرار دیتا تھا۔

حضرت عمرؓ مدینہ کی محبت میں یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! اے اللہ مجھے موت آئے تو تیرے پاک رسولؐ کے شہر مدینہ میں آئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ رسول کریم ﷺ کی پاک سیرت کے نمونوں کی روشنی میں وہ ہمیں اپنے وطن کی ایسی سچی محبت عطا کرے جو ہم وطن کی خاطر خدمت اور قربانی کے سب حق پورے کرنے والے ہوں اور اپنی کسی حق تلفی کے نتیجہ میں اپنے وطن یا اہل وطن کی حق تلفی کرنے والے نہ ہوں۔ اگر ہم اور کچھ نہیں کر سکتے تو اپنے وطن کے لئے دردِ دل سے دعائیں ہی کریں کہ اللہ تعالیٰ خود اس کا محافظ ہو اور جس نام پر یہ سرزمین حاصل کی گئی تھی خدا کرے کہ وہ مقصد حقیقی طور پر پورا ہو۔

پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

خون جگر سے اس کے سجائیں گے بام و در

پاکستان کے دفاع کے لئے احمدی مشاہیر کا تاریخی کردار

جنرل اختر ملک اور جنرل عبدالعلی ملک کی خدمات

میدان جنگ کے ہیرو دو شیر دل بھائی

1965ء کی پاک بھارت جنگ بھی ایک عجیب معرکۂ حق و باطل تھا۔ ہندوستان کی ہٹ دھرمی اور ظلم و استبداد کی پالیسی پہلے کشمیر اور پھر (مغربی) پاکستان میں ہندو پاکستان کے درمیان تصادم کا باعث بنی۔ کشمیر دفاع پاکستان کا ایک اہم محاذ احمدی سپوت جنرل اختر حسین ملک کے سپرد تھا۔ آپ نے جس کامیابی اور سرعت سے مقبوضہ کشمیر فوجی گڑھ چھمب اور جوڑیاں کو روند ڈالا اسے آرمی کی زبان میں Grand Slam کا نام دیا جاتا ہے۔ یعنی ایسا تابڑ توڑ حملہ اور آناً فاناً پیش قدمی جس کے سامنے دشمن پوری طرح بے بس اور بے اثر ہو کر رہ جائے۔

(الف) چنانچہ جنگ 65ء کی تاریخی دستاویز کی شکل میں جنوری 1966ء میں شائع ہونے والی اہم کتاب "پاکستان میدان جنگ میں" کے مصنف اور معروف صحافی جناب شریف فاروق بیان کرتے ہیں۔

"چھمب پر قابض ہونے کے بعد پاکستانی فوجوں نے کسی مقابلہ کے بغیر دریائے توی عبور کر لیا۔ اس کے بعد وہ برق رفتاری سے بھارت کے مضبوط گڑھ جوڑیاں کی طرف بڑھنے لگیں۔ چھمب کے سیکٹر میں پاکستان کے حملہ کو فوجی زبان میں عظیم تباہ کن حملہ (Grand-Slam) کا نام دیا گیا۔ اور یہ واقعی تباہ کن ثابت ہوا۔

یعنی بھارتی فوج کو چھمب سیکٹر میں مکمل تباہی سے ہمکنار کر دیا گیا۔"

(پاکستان میدان جنگ میں ص 113)

(ب) کشمیر کی پہلی جنگ (48-1947ء) میں حصہ لینے والے کرنل صدیق راجہ اپنے انٹرویو مطبوعہ ماہنامہ "حکایت" میں پاک فوج اور مایہ ناز سپوت جنرل اختر حسین ملک کو یوں خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

"پاک فوج اور آزاد کشمیر کی فوج نے چھمب سیکٹر سے انڈین آرمی کو بھگایا اور برق رفتار پیش قدمی کرتی چلی گئی۔ دو تین دنوں بعد اکھنور پر قبضہ ہو جاتا اور پورے کا پورا کشمیر سیل یعنی سر بمہر ہو جاتا اور اس کے اندر کی تمام انڈین آرمی ہماری قیدی ہوتی لیکن ایوب خان نے اس کامیابی کو تباہ کرنے کے لئے اکھنور پہنچنے سے پہلے ہی

کمانڈ تبدیل کر دی اور ایک شیر دل جرنیل اختر حسین ملک کو جو واقعی شیروں کی طرح دشمن پر جھپٹ جھپٹ کر آگے بڑھ رہا تھا'

پیچھے بھیج کر ایک شرابی کبابی اور عیاش جرنیل یحیٰ خان کو اس کی جگہ آگے بھیجا۔"

(ماہنامہ "حکایت" سالنامہ فروری 1997ء ص 156)

(ج) لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد عبدالحق مرزا شیر جنگ (یکے از مجاہدین آپریشن جبرالٹر) کا ایک مضمون بعنوان "آپریشن جبرالٹر" مطبوعہ "نوائے وقت" کے یہ الفاظ پڑھیئے:

"پھر چھمب جوڑیاں کے روایتی کامیاب آپریشن کا جو عبرتناک حشر جنرل اختر ملک مرحوم کو کمان سے علیحدہ کر دینے کے باعث ہوا اس کا کیا جواز تھا۔

تنہا اکھنور پاکستانی غازیوں کے پاؤں کی چاپ سننے کا منتظر۔ جموں میں کھلبلی مچی ہوئی۔

اگر اس آپریشن کو طالع آزماؤں کی بریکیں نہ لگ جاتیں تو یہ سیل عساکر پاکستان آگے بڑھ کر سانبہ کی سمت سے چونڈہ کے حملہ آور دشمن پر "تیمور کا تازیانہ" بن کر عقب و بغل سے برس سکتا تھا۔ لیکن وائے قسمت! پاکستان کی باگ ڈور قائداعظم کے بعد ایسی چالاک اور خود غرض قیادت کے ہتھے چڑھ گئی جو اپنی ذات سے اوپر ہو کر پاکستان کی بقا اور عظمت کا سوچنے سے قاصر تھی۔"

(مضمون مطبوعہ "نوائے وقت" مڈویک ایڈیشن مورخہ 1990-1-2)

د۔ "اکھنور تو تمہارے سامنے خالی پڑا تھا"

بریگیڈئر (ریٹائرڈ) افتخار سرفراز "نوائے وقت سنڈے میگزین" کے نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے یہ دردناک انکشاف کرتے ہیں:

"اس روز ہم فتح کے بہت قریب تھے میرا دعویٰ ہے کہ جو پاک آرمی کی پوزیشن 65ء میں تھی اس سطح پر ہم اب تک نہیں آسکے۔ اب کئی باتیں ایسی ہیں جن پر تبصرہ کرنے سے بہت سے راز سامنے آ جائیں گے۔ انہیں رہنے دیں...... آج کی جنگ کے بعد ہمارے ایک دوست (میں نام نہیں بتاؤں گا) امریکہ گئے۔

انہیں ایک سکھ آفیسر نے کہا کہ آپ کو کیا ہوا تھا "اکھنور" تو تمہارے سامنے خالی پڑا تھا...... آپ پیچھے کیوں ہٹ گئے۔

آپ اسے سیاسی مصلحت کہہ لیں یا ناکام سفارت کاری کا نام دے لیں۔"

(نوائے وقت سنڈے میگزین)

زخم خوردہ سانپ

معروف قلمکار عبدالقدیر رشک اپنے کالم "اندھیرے اجالے" مطبوعہ "نوائے وقت" مڈویک ایڈیشن مطبوعہ 97-8-19 میں بیان کرتے ہیں:

"جنگ ستمبر کے بعد میں نے ایک اخباری نمائندے کی حیثیت سے جنرل مختار رانا سے پوچھا تھا کہ پاکستان کو اچانک جنگی حالات سے کیوں دوچار ہونا پڑا؟

جنرل صاحب کا کہنا تھا کہ بھارت کشمیر میں اپنی افواج کو ذلت آمیز شکست ہوتے دیکھ کر ایک بڑی جنگ کی تیاری کر رہا تھا۔

ہمیں علم تھا کہ بھارت زخم خوردہ سانپ کی طرح پاکستان پر حملہ آور ہو سکتا ہے۔ اگرچہ یہ حملہ رات کے اندھیرے میں ہوا لیکن یہ خلاف توقع نہ تھا۔"

("نوائے وقت" مورخہ 97-8-19)

محاذ چونڈہ کا مرد میدان عبدالعلی ملک

(1) چونڈہ کا معرکہ کس اہمیت اور غضب کا تھا اس کے لئے ای اے ایس بخاری کے مضمون "چونڈہ" کی یہ ابتدائی سطور پڑھیئے:

"اس میں تو کوئی شک نہیں کہ چونڈہ ایک زبردست معرکہ تھا اور ایک مرکزی مقام ہونے کے سبب سے اس جگہ کی بہت زیادہ اہمیت تھی اور شاید ہندوستانی فوج اسے مرکز بنا کر گوجرانوالہ کے قریب جی ٹی روڈ کو کاٹنے کی لگن میں تھی اور

اس لحاظ سے بریگیڈئر ملک عبدالعلی جو کہ "محافظ چونڈہ" کہلاتے ہیں

اور 24 بریگیڈ کے کمانڈر تھے' خوب جانتے تھے اور سچ ہے کہ اگر چونڈہ دشمن کے ہاتھ آجاتا تو سب کچھ دشمن کے ہاتھ آجاتا مگر کافی مار پیٹ کے بعد

دشمن ملک عبدالعلی ملک کو مغلوب نہ کرسکا اور نہ ہی چونڈہ لے سکا......"

(روزنامہ "جنگ" 12 مئی 1997ء ص 7)

"باکمال جنرل"

جناب کرنل ریٹائرڈ رفیع الدین صاحب نے اپنی کتاب "بھٹو کے آخری 323 دن" کے صفحہ 66 پر لکھا ہے:۔

"ایک دن پاک بھارت جنگ 1965ء کا ذکر چھڑا میں نے بھٹو صاحب سے پوچھا کہ جناب آپ اس زمانے میں وزیر خارجہ تھے۔ ہمارے فارن آفس نے اس جنگ سے پہلے یہ کیوں نہ سوچا کہ ہندوستان ہماری سرحدوں پر حملہ کر دے گا۔ کہنے لگے کہ دفتر خارجہ نے تو اس کا اندازہ لگا لیا تھا لیکن فیلڈ مارشل ایوب خان نے ایک جائنٹ میٹنگ میں اس امکان کو رد کر دیا تھا۔ اسی دوران وہ کہنے لگے کہ جنرل ہیڈ کوارٹر نے بھی تو اسی غلطی کا اعادہ کیا تھا۔ پھر کہنے لگے کہ جنرل اختر ملک کو کشمیر کے چھمب جوڑیاں محاذ پر نہ روک دیا جاتا تو وہ کشمیر میں ہندوستانی افواج کو تہس نہس کر دیتے مگر ایوب خان تو اپنے چہیتے یحییٰ خان کو ہیرو بنانا چاہتے تھے۔ 1965ء کی جنگ کے اس تذکرے کے دوران بھٹو صاحب نے جنرل اختر ملک کی بے حد تعریف کی۔ کہنے لگے اختر ملک ایک باکمال جنرل تھا۔ وہ ایک اعلیٰ درجے کا سالار تھا۔ وہ بڑا بہادر اور دل گردے کا مالک تھا اور فن سپاہ گری کو خوب سمجھتا تھا۔ اس جیسا جنرل پاکستانی فوج نے ابھی تک پیدا نہیں کیا۔ پھر مسکراتے ہوئے کہنے لگے' باقی سب تو جنرل رانی ہیں۔"

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

آگے چل کر مضمون نگار جنگ 65ء کا ایک عجیب واقعہ سناتے ہیں:

"جب جنگ کی شدت میں ذرا کمی ہوئی تو فیلڈ مارشل ایوب صاحب پسرور تشریف لائے اور انہوں نے افسروں سے خطاب کے دوران کچھ یہ الفاظ استعمال کئے:

LooK what happened in Chawinda? The Indians attacked but Ali was There"

(رونامہ "جنگ" مورخہ 1997-5-12 ص 7)

یعنی دیکھئے چونڈہ میں کیا معرکہ پیش آیا۔

ہندوستانیوں نے حملہ کر دیا لیکن علی جو وہاں موجود تھا۔"

(2) حرب و ضرب کے معروف وقائع نگار بریگیڈیئر ریٹائرڈ شمس الحق قاضی اپنے مضمون میں "ضرب مومن کی جنگی مشقیں" مطبوعہ "نوائے وقت" مورخہ 90-1-14 میں تحریر کرتے ہیں:

"سیالکوٹ کے محاذ پر بریگیڈئر عبدالعلی ملک (بعد میں لیفٹیننٹ جنرل کے عہدے سے ریٹائر ہوئے) کے انفنٹری بریگیڈ اور جنرل ابرار حسین کے ٹینک بریگیڈ نے بھارت کی تین ڈویژن فوج کو نہ صرف مؤثر طور پر روک دیا تھا

بلکہ ان کے اکثر ٹینکوں کو تباہ یا ناکارہ بنا دیا تھا۔ واضح رہے کہ سیالکوٹ پر حملہ کرنے والی تین ڈویژن فوج میں بھارت کا اکلوتا ٹینک ڈویژن بھی شامل تھا۔"

(روزنامہ "نوائے وقت" 90-1-14)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اختر حسین ملک اور عبدالعلی ملک دونوں بھائیوں نے جنگ 65ء میں اپنے اپنے محاذ پر ایسی حربی مہارت اور جرأت و استقلال کا مظاہرہ کیا کہ ان دونوں بہادروں کو ہلال جرأت کا نشان عطا ہوا جو فوج کے سب سے بڑے اعزاز نشان حیدر سے دوسرے نمبر پر آتا ہے۔ یاد رہے کہ نشان حیدر شہادت کا غیر معمولی رتبہ پانے والے کسی مجاہد کو ملتا ہے جبکہ غازی مجاہد کے لئے سب سے بڑا اعزاز ہلال جرأت ہی ہے۔

احمدیوں کا جذبہ جاں سپاری صدر ایوب خان کی نظر میں

جناب ایم۔ ایم۔ احمد زاہد ملک کو انٹرویو دیتے ہوئے ایک واقعہ بیان کرتے ہیں:

"مجھے یاد ہے ایک دفعہ فیلڈ مارشل ایوب خان مجھے کہنے لگے کہ اگر کوئی شخص چیخ چیخ کر سو دفعہ کہے کہ یہ جو احمدی ہیں یہ ملک کے خلاف ہیں تو میں اس پر ایک سیکنڈ کے لئے بھی یقین نہ کروں گا۔ کہنے لگے 1965ء کی جنگ کے دوران میں نے ایک بہت ہی خطرناک مشن پر بھیجنے کے لئے دس آدمیوں کو بلایا اور کہا کہ

جس مشن پر آپ کو بھیجا جا رہا ہے وہ اتنا خطرناک ہے کہ اس میں زندہ بچ کر واپس آنے کا امکان صرف دس فیصد ہے

جبکہ 90 فیصد امکان یہی ہے کہ وہ واپس نہیں آئیں گے

تو پہلا آدمی جس نے اثبات میں فوراً ہاتھ اٹھایا وہ احمدی تھا۔

س:۔ کون صاحب تھے وہ؟

ج:۔ منیب نام تھا اس شخص کا وہ پائلٹ تھا۔ تو کہنے لگے کہ ایسی صورت حال میں' میں کیسے یقین کرلوں کہ احمدی ملک کے دشمن ہیں۔

اسی 1965ء کی جنگ میں بہت سے احمدیوں نے اپنی جانیں دیں۔ الزامات کا کیا ہے وہ تو لوگ لگاتے ہی رہتے ہیں۔

کبھی کسی کا ایجنٹ بنا دیتے ہیں کبھی کسی کا۔

لیکن احمدیوں نے ہمیشہ ملک کے لئے قربانیاں دیں۔"

(ہفت روزہ "حرمت" 27 دسمبر 1996ء تا 2 جنوری 1997ء)

احمد ندیم قاسمی

"دفاع اور کشمیر کے حوالے سے یوم تجدید عہد" کے زیر عنوان' نامور ادیب اور ممتاز شاعر جناب احمد ندیم قاسمی اپنے کالم "رواں دواں" مطبوعہ روزنامہ "جنگ" لاہور مورخہ 7۔ ستمبر 1998ء صفحہ نمبر 6 پر پاکستان کے عظیم جرنیل اور قابل فخر احمدی سپوت جنرل اختر حسین ملک کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ:۔

"اگر کوئی حق گو مورخ اس موضوع پر قلم اٹھائے گا تو ظاہر ہے کہ وہ اپنی تحریر کا آغاز 6۔ ستمبر سے نہیں کرے گا۔ 6۔ ستمبر کی تاریخ تو بھارت کی حواس باختگی کا ایک دھماکہ ہے۔ اس سے پہلے اس نے آزاد کشمیر کی چوکیوں پر قبضے کا آغاز کیا تھا بظاہر یہ معمولی سرحدی جھڑپیں تھیں مگر دراصل بھارت کی جارحیت کا آغاز وہیں سے ہوا۔ بھارت کے ارباب سیاست' مورخین اور دانش ور کہتے ہیں کہ 6۔ ستمبر کا حملہ تو کشمیر میں پاکستان کی "جارحیت" کا منطقی نتیجہ تھا۔ وہ بھارت کی طرف سے جارحیت کے آغاز کو بڑی سہولت سے بھول جاتے ہیں جب پاکستان نے دیکھا کہ بھارت فائر بندی کی لائن کے شمال سے جنوب تک متعدد چوکیوں پر کسی سبب یا کسی اشتعال کے بغیر قبضہ کر لینے کی عیاشی میں مصروف ہے تو اس نے اپنے ایک جری فرزند جنرل اختر حسین ملک (مرحوم) کو یہ فرض سونپا کہ وہ بھارت کو پاکستانی انتقام کا ذرا سا ذائقہ چکھا دیں۔ چھمب اور جوڑیاں کے محاذ پر جنرل اختر ملک نے جس بے اندازہ شجاعت اور حیرت انگیز عسکری مہارت سے دشمن کی "سیگفریڈ لائن" کی اینٹ سے اینٹ بجادی' اس پر ہر پاکستانی فوجی اور ہر پاکستانی باشندہ صدیوں تک فخر کرے گا۔ جنرل اختر جس طوفانی انداز میں آگے بڑھ رہے تھے اس سے بھارت کو اپنے سارے منصوبے پر خط تنسیخ کھنچتا محسوس ہوا۔ جنرل اختر کی اسی یلغار کو روکنے کے لئے بھارت نے کوئی الٹی میٹم دیئے بغیر 6۔ ستمبر کو رات کے وقت مغربی پاکستان کی سرحدوں کو اپنے قدموں سے ناپاک کیا اور وہ جنگ شروع ہوئی جس کے نتیجے میں بھارت کے مسٹر چھاگلہ دوڑے دوڑے اقوام متحدہ پہنچے اور غیر مشروط طور پر جنگ بند کرنے کی پیش کش کر دی۔"

(روزنامہ جنگ لاہور ادارتی صفحہ مورخہ 7-9-98)

جناب احمد ندیم قاسمی نے 1965ء کی جنگ میں جرأت اور اعلیٰ عسکری مہارت پر "ہلال جرأت" کے تمغہ سے نوازے جانے والے شیر دل جرنیل کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ایک اور موقع پر فرمایا کہ:۔

"لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک' قوم کے ایک ایسے ہیرو تھے جن کا نام پاکستانی بچوں کو بھی یاد ہے۔ جب ان کی سرکردگی اور نگرانی میں پاکستانی افواج چھمب اور جوڑیاں کے آہنی مورچوں کو مسمار کرتی ہوئی جموں کی طرف بڑھ رہی تھیں تو جنرل اختر حسین ملک پاکستانیوں کی بہادری' استقامت اور اولوالعزمی کی ایک مجسم تصویر بن کر ابھرے اور اہل پاکستان کے ذہنوں پر چھا گئے۔

(روزنامہ جنگ کراچی ص 4۔ ستمبر 1969ء)

ماں کا حوصلہ

آخر پر روزنامہ مشرق کراچی مورخہ 26۔ اگست 1969ء کی مندرجہ تحریر کے ساتھ بین الاقوامی شہرت کے حامل اس فتح مند جرنیل کے ذکر خیر کی تکمیل مناسب معلوم ہوتی ہے:۔

"لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک کی ضعیف والدہ نے بہادر بیٹے کی موت کو خدا کی مرضی قرار دے کر اس کی رضا کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا' مرحوم جنرل کی 70 سالہ والدہ عین اس وقت ہوائی اڈے پر پہنچیں جبکہ ان کے لخت جگر کی میت کو لے کر ہیلی کاپٹر پرواز کرنے والا تھا اور اس کے پہیوں میں حرکت پیدا ہو چکی تھی۔ لیکن ان کی آمد پر افسروں نے باہمی صلاح مشورہ سے ہیلی کاپٹر کو روک دیا اور انہیں سہارا دے کر ہیلی کاپٹر کے اندر لے گئے۔ جہاں مرحوم جنرل کی میت لکڑی کے ایک بکس میں بند تھی۔ جب مرحوم کی 70 سالہ والدہ ہیلی کاپٹر سے نیچے اتریں تو بہت سے لوگوں نے انہیں دلاسہ دینے کی کوشش کی جس پر ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی اور انہوں نے ہیلی کوپٹر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا:۔

"جا اللہ دے حوالے کیتا۔ ایہہ اللہ دی رضا سی۔"

(جا میں نے تجھے اللہ کے حوالے کیا۔ یہی اللہ کی مرضی تھی)"

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی خبریں
عالمی ذرائع ابلاغ سے

چینی صدر کا ملاقات سے انکار

چین کے صدر جیانگ زیمن نے نیو یارک میں اسرائیلی وزیراعظم کے ساتھ ملاقات کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ نیو یارک میں اقوام متحدہ کے ہزاری اجلاس کے موقع پر دونوں رہنماؤں کی ملاقات طے شدہ تھی۔ لیکن اسرائیل نے امریکی دباؤ میں آکر چین کو 250 ملین ڈالر کا فوجی ساز و سامان فروخت کرنے کا جو معاہدہ منسوخ کیا ہے اس کی ناراضگی کے طور پر چینی صدر اب اسرائیلی وزیراعظم سے ملاقات نہیں کریں گے۔ ملاقات منسوخ ہونے کی خبر پا کر چین میں اسرائیلی سفیر نے پریشان ہو کر اپنے وزیر خارجہ کو لکھا چین کے ساتھ کوئی نیا معاہدہ کیا جائے۔ واضح رہے کہ امریکہ کے صدر کلنٹن بدھ کو دفاعی تعاون بڑھانے کے لئے اسرائیلی وزیراعظم سے سمجھوتہ پر دستخط کریں گے۔

سوچی کو زبردستی ہٹا دیا گیا

برما کی اپوزیشن لیڈر آنگ سان سوچی کو زبردستی اس جگہ سے ہٹا دیا گیا جہاں وہ چھ روز تک احتجاجاً اپنی کار میں قید رہیں۔ تاہم برما کی فوجی حکومت نے کہا ہے کہ سوچی یا ان کی پارٹی کے کسی فرد کو نظر بند نہیں کیا گیا۔ ان کی نقل و حرکت پر عارضی پابندی محض ان کی حفاظت کے لئے لگائی گئی ہے۔

امریکہ اور یورپی یونین کی تنقید

برما کی اپوزیشن لیڈر آنگ سان سوچی تک رسائی کی کوششیں ناکام ہونے پر امریکہ اور یورپی یونین نے برما پر سخت تنقید کی ہے۔ برطانیہ اور امریکہ کے وزرائے خارجہ نے کہا ہے کہ برما کی حکومت اپوزیشن لیڈر سے ملاقات میں روکاٹیں ڈال رہی ہے حقائق سامنے آنے پر برما کے خلاف ممکنہ اقدامات پر غور کریں گے۔

جزائر کی واپسی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

روس کے صدر ولادی میر پیوٹن نے کہا ہے کہ جزائر کورال کی جاپان کو واپسی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ معاملہ بات چیت کے سوا کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ یاد رہے کہ 17 ویں صدی میں دریافت ہونے والے کورال جزائر روس نے دوسری عالمی جنگ میں جاپان سے چھینے تھے۔ روس کے صدر نے جزائر کورال کی واپسی سے انکار جاپان کے دورہ پر روانگی سے چند گھنٹے قبل ایک انٹرویو میں کیا۔ جاپان کے وزیراعظم یوشیرو موری صدر پیوٹن کے ساتھ ان چار جزائر کی واپسی کا معاملہ اٹھائیں گے۔

کولمبیا میں فوج اور باغیوں میں جھڑپیں

کولمبیا میں فوج اور باغیوں میں جھڑپیں ہونے سے 85۔افراد مارے گئے۔ ایک جنگی طیارہ گر کر تباہ ہو گیا۔ تازہ لڑائی باغیوں کے مغربی کولمبیا میں ایک ٹیلی کمیونی کیشن کمپلیکس پر حملے سے شروع ہوئی۔ مرنے والوں میں 15 فوجی اور 70 باغی شامل ہیں۔

بیت المقدس پر سودے بازی نہیں ہوگی

عرب لیگ نے کہا ہے کہ عالمی برادری بیت المقدس پر عربوں کا حق تسلیم کر چکی ہے کوئی اس میں نہ تو حصہ دار بن سکتا ہے نہ اس کی حیثیت میں کمی آسکتی ہے۔ بیت القدس پر سودے بازی نہیں ہوگی۔ مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے محترم' بیت المقدس اسرائیل فلسطین تنازعہ کی بڑی وجہ ہے۔ عرب مقررین نے کہا کہ یہی شہر فلسطین کا دارالحکومت ہو گا۔ عرب لیگ کے سالانہ دو روزہ اجلاس میں آزاد فلسطین کے لئے یاسر عرفات کے موقف کی حمایت کرنے کے علاوہ مشرق وسطیٰ کی صورت حال پر غور کیا جائے گا۔ شام نے عرب سربراہ اجلاس منعقد کرنے کی تجویز دے دی ہے۔

برطانیہ میں سفید فام اقلیت

انگریز اپنے ہی ملک میں ایک سو سال کے بعد اقلیت بن جائیں گے۔ اس کی بڑی وجہ برطانوی گوروں میں شرح پیدائش میں کمی اور غیر ملکیوں کی برطانیہ میں بڑے پیمانے پر نقل مکانی کر کے آمد ہے۔ اگر موجودہ شرح جاری رہی تو 2100ء میں انگریزوں کی تعداد اپنے ہی ملک میں دوسری قوموں سے کم ہو جائے گی۔

حسین ارشاد کی رٹ

بنگلہ دیش کے سابق سربراہ جنرل حسین محمد ارشاد نے اسمبلی کی سیٹ سے محروم ہو جانے کے خلاف رٹ دائر کر دی ہے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ یہ فیصلہ خلاف قانون ہے۔ جنرل حسین محمد ارشاد کو ہائی کورٹ سے سزا ہو جانے کے بعد اسمبلی کی رکنیت سے محروم کر دیا گیا تھا۔

قذافی کو بل بھیج دیا گیا

نائیجر نے لیبیا کے صدر قذافی کو ان کے حالیہ دورہ پر اٹھنے والے اخراجات کا بل بھیج دیا ہے ان کے ساتھ ایک بھاری وفد آیا تھا۔ لیبیا کے وفد نے ٹوگو میں افریقی سربراہ کانفرنس میں شرکت لئے جاتے ہوئے نائیجر میں چوبیس گھنٹے قیام کیا تھا۔ نائیجر کے عوام نے اس پر اپنی حکومت سے احتجاج کیا ہے۔

الفضل کا کون سا کالم آپ کو اچھا لگا۔ اس بارے میں اپنی رائے سے آگاہ کیجئے

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ڈاکٹر وسیم احمد صاحب ثاقب (ڈینٹل سرجن) گورو ناک پورہ فیصل آباد کو مورخہ 11 جولائی 2000ء کو بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام حضور اقدس نے از راہ شفقت منیب احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم ڈاکٹر ولی محمد ساغر صاحب کا نواسہ اور مکرم ڈاکٹر عبدالمجید صاحب پیپلز کالونی فیصل آباد کا پوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر۔ سعادت مند اور خادم دین بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح

○ عزیزہ مکرمہ ھدیۃ الرحمن صاحبہ بنت مکرم ضیاء الرحمٰن صاحب صدر محلہ دارالنصر غربی (ب) ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیز مکرم شاہد احمد صاحب ابن مکرم محمود احمد صاحب ربوہ بحق مہر پچاس ہزار روپے مورخہ 6۔ اگست 2000ء کو بیت المبارک میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے پڑھا۔ احباب سے رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

کامیابی

○ مکرم جمال الدین شاکر صاحب دفتر P.S ربوہ کی بیٹی عزیزہ نعیمہ مریم صاحبہ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ سے جماعت پنجم کے وظیفہ کے امتحان میں وظیفہ کی حقدار قرار پائی ہے۔ 82% نمبر حاصل کئے ہیں۔ بچی کی مزید کامیابیوں کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم راغب ضیاء الحق صاحب مربی سلسلہ سلانوالی کی والدہ محترمہ ثریا جبین صاحبہ اہلیہ مکرم نور الحق مظہر صاحب مسلم آباد مغلپورہ مورخہ 24۔ اگست 2000ء کو سروسز ہسپتال لاہور میں اپنے مولا حقیقی کو جا ملیں۔ ان کا جسد خاکی لاہور سے ربوہ لایا گیا مورخہ 25۔ اگست بعد نماز فجر بیت مبارک میں نماز جنازہ محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے پڑھائی۔ بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ محترم سید طاہر ماجد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ مرحومہ نے محلہ کے اکثر بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم سے روشناس کروایا مرحومہ محترم حکیم مرغوب اللہ صاحب مرحوم شیخوپورہ کی بیٹی اور محترم محمد عبدالحق صاحب مجاہد امرتسری گنج مغلپورہ کی بہو تھیں۔

احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم مغفور احمد منیب صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی لکھتے ہیں۔

میرے بھانجے مکرم چوہدری امتیاز احمد نوید صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم چوہدری محمد حنیف صاحب کو اللہ تعالیٰ نے 29۔ اگست کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام "دانش وقار" تجویز کیا گیا ہے۔ مربی صاحب مکرم چوہدری شاہ محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود (تلونڈی جھنگلاں) کے پوتے اور والدہ عزیزہ بشریٰ مکرم حکیم سردار محمد صاحب ڈگری سندھ کی پوتی ہیں۔ بچے کے باسعادت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب دارالنصر (الف) ربوہ لکھتے ہیں میرے بھائی عزیزم مشتاق احمد مقیم جرمنی گردوں کی تکلیف اور یرقان میں مبتلا ہیں۔ اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم مستری محمد یوسف صاحب دارالعلوم شرقی کے والد محترم مستری خوشی محمد صاحب لاہور سانس کی تکلیف کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم چوہدری عبدالجبار صاحب جھنگ صدر کی اہلیہ صاحبہ (صدر لجنہ ضلع جھنگ) عرصہ دو ماہ سے ٹانگ کے درد میں مبتلا ہیں۔ درد کے باعث پاؤں زمین پر رکھنا محال ہو گیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم وحید احمد ناصر کارکن شعبہ سمعی بصری کے والد مکرم رشید احمد ناصر صاحب گزشتہ چند روز سے سینہ میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ملک نذر محمد صاحب مانانوالہ ضلع فیصل آباد 2000-7-31 کو 4 بجے شام فوت ہوئے مقامی قبرستان میں جہاں احمدی احباب کی 15 قبریں پہلے تھی رات 11 بجے دفن کر دیا گیا لیکن مخالفین نے اے سی صاحب کو قبر کشائی کی درخواست کی۔ چنانچہ 2000-8-8 کو پولیس کی بھاری نفری کے ساتھ علاقہ مجسٹریٹ نے قبر کشائی کر کے گوکھووال احمدیہ قبرستان میں دفن کروا دیا۔ مرحوم کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

ملکی خبریں قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ۔ 4۔ستمبر۔گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 30 سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 39 سنٹی گریڈ
منگل 5۔ستمبر غروب آفتاب 6-30
بدھ 6۔ستمبر طلوع فجر 4-21
بدھ 6۔ستمبر طلوع آفتاب 5-44

بادامی باغ اڈے پر بم دھماکہ 2 ہلاک

لاہور کے معروف ترین لاری اڈے بادامی باغ میں بم کا دھماکہ ہونے سے 2۔افراد ہلاک اور 10 زخمی ہو گئے۔ دھماکہ 3 بجے سہ پہر مسافر خانے میں بنچ کے نیچے رکھے گئے بم کے پھٹنے سے ہوا۔ لاشوں کے چیتھڑے اڑ گئے۔ گاڑیوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ مرنے والوں کے کپڑے جسم سے الگ ہو کر چھت پر لگے پنکھے سے لٹک گئے۔ بم مقامی ساختہ اور ایک کلو وزنی تھا۔ پولیس نے بتایا کہ دھماکہ سے پہلے اطلاع ملی تھی۔ چیکنگ کی گئی مگر کچھ نہیں ملا۔

جنرل مشرف کی نیویارک روانگی

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نیویارک روانہ ہو رہے ہیں جہاں وہ اقوام متحدہ کی صد سالہ تقریبات کے خصوصی سیشن میں شرکت کریں گے۔ عالمی رہنماؤں سے مسئلہ کشمیر کے حل کی اہمیت پر بات چیت کریں گے۔

کشمیر پر مذاکرات میں بھارت کا فائدہ

امریکہ صدر بل کلنٹن نے ہندوستان کے اخبار ہندوستان ٹائمز کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت براہ راست مذاکرات کریں۔ کشمیر پر مذاکرات میں بھارت ہی کا فائدہ ہے۔ بھارت علاقے کا جغرافیہ نہیں بدل سکتا۔ پاکستان بھی خود مختار ملک ہے اس کو ڈکٹیشن نہیں دے سکتے۔ اس کو اس کے مفادات کے خلاف کام کرنے پر مجبور کیا گیا تو وہ ایسی کوششوں کی مزاحمت کرے گا۔ امریکہ تنازعہ کشمیر میں ثالث نہیں معاون بننے کو تیار ہے۔ ہم کوششیں جاری رکھیں گے۔ تنازعہ کشمیریوں کی خواہشات کے مطابق حل ہو گا۔ پاکستان میں مشکلات پر قابو پانے کے لئے امریکہ مل کر کام کر رہا ہے۔ جنرل مشرف نے تشدد کو کم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ امریکہ کو تشویش ہے کہ دو ایٹمی قوتوں کے درمیان تنازعہ کشمیر ایک اور جنگ ہو سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت نے قومی اتفاق رائے کے بعد سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے۔ پاکستانی عوام ایک مستحکم ترقی یافتہ اور جمہوری ملک ہونے کا حق رکھتے ہیں۔ لیکن اس راہ میں مشکلات حائل ہیں۔

مسلم لیگ کا تنازعہ

مسلم لیگ میں اتحاد پیدا کرنے کے لئے یہ طے کیا گیا ہے کہ اجلاس پرویز الٰہی کے گھر ہو گا اور چوہدری برادران ذوالفقار علی خان کھوسہ کو مدعو کریں گے۔ احسن اقبال نے کہا کہ موجودہ صورت حال میں بیگانہ حرکتوں کی بجائے پارٹی مفاد دیکھنا چاہئے۔ ہمیں اپنی بقا سے زیادہ مسلم لیگ کا وقار عزیز ہے۔

جنرل ضیاء الدین کو کورٹ مارشل 8 ستمبر

آئی ایس آئی کے سابق سربراہ اور سابق وزیر اعظم نواز شریف کے حکم پر جنرل پرویز مشرف کی جگہ آرمی چیف بنائے جانے والے' لیفٹیننٹ جنرل خواجہ ضیاء الدین کا کورٹ مارشل 8 ستمبر سے شروع ہو گا۔ کورٹ مارشل کی کارروائی ٹیکسلا میں بند کمرے میں ہو گی۔ فوجی عدالت کا سربراہ لیفٹیننٹ جنرل کے عہدے کا فوجی ہو گا۔ جنرل ضیاء الدین 12۔اکتوبر کے بعد سے زیر حراست ہیں۔

بھارتی چینی پر پابندی ختم

بھارت سے چینی درآمد کرنے پر پابندی ختم کر دی گئی ہے۔ ایک لاکھ ٹن چینی اسی ماہ پاکستان پہنچے گی۔ بھارت نے آخری مرتبہ 1996ء میں پاکستان کو چینی برآمد کی تھی جس کے بعد پاکستان نے پابندی لگادی تھی۔

پاکستانی فوجی بینڈ کے 8 اراکین غائب

امریکی اخبار نیویارک ٹائمز نے پاکستان کے ملٹری بینڈ کے ان 8۔ ارکان کے بارے میں تفصیلی خبر دی جو گزشتہ اتوار کو نیویارک میں یوم آزادی کی پریڈ کے فنکشن کے بعد غائب ہو گئے۔ اخبار نے مختلف آرگنائزروں' وفاقی وزیر اطلاعات' ڈائریکٹر جنرل آئی ایس پی آر میجر جنرل راشد قریشی کے حوالے سے بتایا کہ غائب ارکان کے بارے میں کوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں ہیں۔

ممتاز مصنف یونس ادیب کا انتقال

ممتاز مصنف صداکار ڈرامہ نویس یونس ادیب گزشتہ روز انتقال کر گئے ان کی عمر 72 سال تھی۔ مرحوم کا ایک اہم کام ساغر صدیقی کا سوانحی خاکہ شعری انتخاب اور کلیات ساغر کی اشاعت ہے۔

چکی مالکان نے آٹا مہنگا کر دیا

چکی کے مالکان نے آٹا 40 روپے فی من مہنگا کر دیا ہے۔ اس طرح سے اب چکیوں سے 10 روپے کی بجائے 11۔ روپے فی کلو آٹا ملے گا۔

سیف الرحمٰن کا انکار

احتساب سیل کے سابق سربراہ سیف الرحمان نے وعدہ معاف گواہ بننے سے انکار کر دیا ہے۔ احتساب بیورو کے فاروق آدم نے ملاقات کر کے پیشکش کی تھی جس کا سیف الرحمٰن نے انکار کر دیا۔

کالا باغ ڈیم کا منصوبہ ختم

صوبہ سندھ کے وزیر آبپاشی نے بتایا ہے کہ متنازعہ کالا باغ ڈیم کا منصوبہ موجودہ حکومت نے عوامی اتفاق رائے کے پیش نظر ختم کر دیا ہے۔ اب اس کی جگہ چھوٹے ڈیم بنیں گے سندھ میں سیہون بیراج بنے گا۔

کپاس کی فصل تباہ ہو رہی ہے

بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کپاس کی فصل پانی کی کمی سے تباہ ہو رہی ہے۔ حکومت کسانوں کے مسائل حل کرے عباسیہ لنک کینال کی تعمیر سے پانی کی قلت کا مسئلہ حل کیا جاسکتا ہے۔

بس کھائی میں گر گئی 11 ہلاک 50 زخمی

مظفر آباد کے قریب دھیر کوٹ کے علاقے میں ایک بس کھائی میں گرنے سے گیارہ افراد ہلاک اور 50 زخمی ہو گئے۔ یہ بس مظفر آباد سے باغ جا رہی تھی۔ چمن کوٹ کے قریب ایک موڑ پر ڈرائیور قابو نہ رکھ سکا۔ بس میں 80 سے زائد مسافر سوار تھے۔

دو تین روز میں بارشوں کا امکان

محکمہ موسمیات نے بتایا ہے کہ دو تین روز کے اندر پاکستان کے مشرقی علاقے میں شدید بارشیں ہو سکتی ہیں۔

مکان برائے فروخت گولبازار

مکان برقبہ 10 مرلہ کمرشل پلاٹ۔ ٹیلی فون' گیس' پانی اور بجلی کی سہولت موجود ہے۔ رابطہ: خواجہ عطاء النور
3/14 دار الصدر جنوبی گولبازار ربوہ۔ فون 213206

اعلان تعطیل

مورخہ 6۔ستمبر بروز بدھ بسلسلہ یوم دفاع پاکستان ادارہ الفضل میں تعطیل ہو گی لہٰذا اس روز کا الفضل شائع نہیں ہو گا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر)

2 عدد مکان برائے فروخت

رقبہ 1-1 کنال بالکل نئے تعمیر شدہ بجلی' پانی' گیس اور ٹیلی فون کے ساتھ دیگر سہولیات بھی میسر ہیں۔ واقعہ دار الصدر غربی ربوہ

فوری رابطہ: اکبر احمد

32/4 دار الصدر غربی ربوہ فون 212866

مندرجہ ذیل دواؤں کی قیمت میں معمولی اضافہ کیا گیا ہے

پیام نور (نئی پیکنگ)	40-00
نعمانی (نئی پیکنگ)	60-00
شربت صدر (نئی پیکنگ)	60-00
تریاق معدہ (چھوٹا)	12-00
تریاق معدہ (درمیانہ)	24-00
اکسیر بلڈ پریشر	30-00
اکسیر اولاد نرینہ (چھوٹی)	400-00
اکسیر اولاد نرینہ (بڑی)	500-00
حبوب مفید اٹھرا (چھوٹی)	50-00
حبوب مفید اٹھرا (بڑی)	200-00
حب جند	30-00
زد جام عشق	300-00
عنبرین (لیکوریا کیلئے)	80-00

مینیجر ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)

گولبازار ربوہ۔ فون 212434 - 211434

سمیع پیٹرولیم

ڈسٹری بیوٹرز برائے

HY - LUBE اور TOTAL - PSO

369 سرکلر روڈ بادامی باغ لاہور

فون 7727906 - 7725461 فیکس 7726944

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61